750-یہ تو بعینہ سود ہے

سوال

ایک شخص نے کسی بنک سے بغیر فائدہ کے قرض حاصل کرنا چاہا کیونکہ فائدہ سود شمار ہوتا ہے، لیکن اس بنک کے ایک ذمہ دار نے اسے یہ کہا کہ: جب تم سود سے دور رہنا چاہتے ہو تو آپ کے لیے یہ ممکن ہے کہ ہم سے ایک ملین کی رقم لو اور اگر آپ کے پاس طاقت ہو تو دو ملین ہمیں دے دینا ایک ملین ہمارا حق اور باقی ایک ملین کی رقم ایک سال تک ہمارے ملین کے بدلے میں ایک برس تک ہمارے پاس رہے گا اور ایک برس بعد تم اپنا ملین واپس لے لینا، تو کیا یہ سود شمار ہو گا کہ نہیں؟ ہمیں تفصیلات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

یہ بالکل اور
بعینہ سود ہے، کسی بھی حالت میں یہ جائز نہیں، کیونکہ قرض کی غرض اور مقصد مسلمان
شخص کی مصلحت اور اسے آسانی فراہم کرنا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی
ہے کہ:

"یاشبہ صدقہ دو بار صدقہ کی جگہ ہے"

لہذا جب ایک برس کے لیے بنک آپ کو
ایک ملین کی رقم دے تو ایک برس گزرنے کے بعد آپ قرض لیا ہوا ایک ملین واپس کریں اور
اس قرض کے بدلے میں ایک ملین زیادہ دیں جو ان کے پاس ایک برس تک رہے، تو بالاتفاق
مسلمانوں کے ہاں یہ حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے"

بغوی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا
ہے.

تو بنک نے آپ کو ایک ملین اس شرط پر
دیا ہے کہ آپ اس کے حق سے زیادہ ایک ملین کی رقم دیں تا کہ وہ اس سے خرید و فروخت
کر سکے، اور اس سے حاصل ہونے والا نفع اس (بنک) کے لیے خاص ہو گا، تو اس شرط نے
نفع کھینچا ہے، اور مسلمانوں کے اتفاق سے یہ شرط باطل ہے، لہذا میرے بھائی آپ صرف
بنک کو ایک ملین کی ہی رقم ادا کریں جو آپ نے بطور قرض حاصل کی ہے، اور اسے ایک برس

تک کے لیے ایک ملین کی زیادہ رقم بالکل نہ دیں، کیونکہ علماء کرام کے اتفاق سے ایسا
کرنا جائز نہیں.

لہذا بنک کو صرف اس کی رقم ہی واپس
کی جائیگی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے :

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی
اختیار کرو اور اگر تم مومن ہو تو جو سود باقی بچ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم ایسا
نہیں کروگے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے
تیار ہوجاؤ، اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم
ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا}۔البقرۃ(278–279).